عثمان پبلک اسکول سسٹم

جون 2023

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

ماہنامہ تربیہ

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

ماہنامہ
تربیہ

A Monthly E-Mag for lifelong learning & holistic development

جون 2023 ذوالقعدۃ 1444ھ

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب و صحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

القرآن

اللہ کسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنے طرزِ عمل کو نہیں بدل دیتی اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے ۔ (الانفال ۔ آیت 53)

الحدیث

مومن کی مثال ٹھیک اس شہد کی مکھی کی سی ہے جس نے عمدہ پھول چُوسے، اچھا شہد بنایا اور جس شاخ پر وہ بیٹھی نہ تو اپنے وزن سے اس کو توڑا نہ خراب کیا(مسند احمد 45/11)۔

تعطیلات میں بچوں کی تربیت

آج کے عدیم الفرصت دور میں اگر خوش قسمتی سے فرصت کے کچھ لمحات میسر آجائیں اور اہلِ خانہ مل جل کر کچھ وقت گزار سکیں تو بلاشبہ یہ اللہ کی کسی نعمت سے کم نہیں ۔ اسی بات کی اہمیت کے پیش نظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مصروفیت سے پہلے فرصت کو غنیمت جانو (ترمذی)۔)۔ لہٰذا نبی کریمؐ کے اس ارشاد کے مطابق فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے فرصت کے ان لمحات کو بہترین انداز میں صرف کرنا چاہیے۔ بالخصوص انفرادی اصلاح، گھر کے ماحول کی بہتری اور بچوں کی تربیت اور کردار سازی کے لیے باقاعدہ منصوبہ بنا کر ایک مربوط پروگرام ترتیب دینا چاہیے۔

ہر سال گرمیوں کی طویل چھٹیاں آتی ہیں۔ ان کی آمد جہاں طالب علموں،اساتذہ اور تعلیمی اداروں کے کارکنان کے لیے باعثِ مسرت ہوتی ہے، وہاں گھر کی خواتین کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے اور وہ اس قیمتی وقت کو کماحقہٗ استعمال نہیں کرسکتیں اور نہ ان دنوں ہی سے فیض یاب ہو پاتی ہیں ۔ چھوٹے بچوں کی مائیں اور خصوصاً لڑکوں کے والدین ذہنی دباؤکا شکار رہتے ہیں ۔ اس ضمن میں چند عملی نکات پیش ہیں

1 ۔شیڈول

پہلا مرحلہ شب و روز کے لیے نظام الاوقات کا تعین ہے۔ نبی کریمؐ کے فرمان کے پیش نظر کہ صبح کے وقت میں برکت ہے، اپنے دن کا آغاز نمازِ فجر سے کیجیے۔ نمازِ فجر کے بعد ہی سے دن بھر کی سرگرمیوں کا آغاز کیجیے۔ یہ بہترین اور بابرکت وقت سونے کی نذر نہ کریں۔

عام طور پر تعطیلات کا آغاز ہوتے ہی بچوں کا رات کے وقت جاگنا اور صبح دیر سے اُٹھنے کا معمول بن جاتا ہے جو کہ نامناسب اور خلافِ فطرت ہے۔ اس میں میڈیا کا کردار بھی نمایاں ہے کہ لوگ رات گئے اسے دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں۔ ۔ اللہ تعالیٰ نے رات آرام و سکون کے لیے اور دن کام کے لیے بنایا ہے۔ اس کے لیے والدین خود عملی نمونہ پیش کریں۔

2 ۔سونے کے اوقات کا تقرر

بچوں کی عمر، تعلیم، مصروفیات کو مدنظر رکھ کر، بچوں سے مشاورت کرکے سونے کے اوقات کا تعین کرلیا جائے اور اس پہ کاربند بھی رہا جائے۔ رشتہ دار بہنوں بھائیوں کے سامنے اس بات کا اظہار نہ کریں کہ ’’لمبی چھٹیاں ہوگئی ہیں۔ اب تو ہر وقت بچے سر پہ سوار رہیں گے‘‘۔ اگر اپنے بچوں کا استقبال ان جملوں سے کریں گی تو آپ کے اور بچوں کے درمیان پہلے دن ہی دُوری کا احساس لاشعور میں جا بسے گا، اور وہ وقت جو آپ کے حُسنِ استقبال سے بچوں کے دلوں میں بہار لا سکتا تھا ضائع ہوجائے گا۔

3 ۔ہفت وار پلاننگ کیجیے

بچوں کے ساتھ مل کر ہرہفتے کا پروگرام ترتیب دیجیے۔ ان کے ذہن اور دل چسپیوں کے مطابق ذمہ داریاں بانٹ دیجیے۔ فون پہ گھنٹوں گفتگو میں مصروف رہنا، اگرچہ کوئی صحت مند سرگرمی نہیں، مگر جب آپ کی سب سے ’قیمتی متاع‘ اور وہ ’خزانے‘ آپ کے سامنے موجود ہیں جن کی حفاظت و نگہبانی پہ آپ کے ’مستقبل‘ یعنی اُخروی زندگی کی کامیابی کا دارومدار ہے تو اس خزانے کو ضائع کیوں کریں؟ جس گھر میں جتنے بچے ہیں، یقین جانیے اتنے ہی حل طلب پرچے موجود ہیں۔ اس وقت ان ’پرچوں‘ میں بہترین گریڈ حاصل کرنے کا کام دنیا کے سب کاموں سے زیادہ اہم ہے۔

4 ۔فجر بیٹھک

فجر کی نماز کے لیے اُٹھنے پہ انعام دیا جاسکتا ہے۔ ایک بھائی یا بہن کی فجر کے وقت اٹھانے کی ذمہ داری لگایئے اور پھر اس کو تبدیل کرتے رہیے تاکہ سب کو ذمہ داری کا احساس ہو، اور ایک دوسرے کے درمیان مروت اور نیکی میں تعاون کا جذبہ پیدا ہو۔ ۔فجر بعد ایک دوسرے کا حفظِ قرآن سن لیں، چاہے دو آیات ہی کیوں نہ ہوں۔ اجتماعی مطالعے کی ایک مختصر نشست بھی ہوسکتی ہے جس میں چند آیات کی مختصر تفسیر، ایک حدیث کا مطالعہ اور لٹریچر سے کچھ انتخاب کیا جاسکتا ہے۔ عملی رہنمائی کے طور پر روز مرہ دعائیں، نماز اور اس کا ترجمہ، نمازِ جنازہ، مختصر سورتیں وغیرہ تھوڑا تھوڑا کرکے یاد کی جائیں۔ گھر کے افراد کے ساتھ ’آج کے ایجنڈے‘ پہ بات ہو۔ سب اپنی اہم مصروفیات کے بارے میں دوسروں کو آگاہ کریں۔ اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے مشورہ طلب کریں اور تعاون کی پیش کش کریں۔ نبی کریمؐ کے اس ارشاد کے پیش نظر کہ جس کا آج اس کے کل سے بہتر نہیں وہ تباہ ہوگیا، گذشتہ کل کا جائزہ بھی لیا جائے کہ اپنے آج کو گذشتہ کل سے کیسے بہتر بنایا جائے۔ اس طرح اپنا جائزہ و احتساب اور مشورہ دینے اور قبول کرنے

کی تربیت بھی ہوگی۔ اگر چند منٹ بھی مل کر بیٹھیں گے تو اس کی برکت کے اثرات بہت جلد محسوس ہونے لگیں گے۔ نمازِ فجر ادا کر کے جلد از جلد سو جانے کی غیرفطری روایات نے انسانی روح کا حُسن غارت کر دیا ہے۔ نماز فجر کے بعد سونا ناگزیر ہو تو بھی دوبارہ اٹھنے کا وقت مقرر کردیا جائے۔ ایک زندہ قوم اٹھانی ہے تو آج کے والدین زندہ لمحوں کو اپنی زندگی میں جذب کریں۔

5۔ کمپیوٹر کا استعمال

کمپیوٹر ایسی جگہ پہ رکھیے جہاں آپ اس پر نظر رکھ سکیں۔ اگر آپ کو ... کمپیوٹر سے کوئی لگائو نہیں تو اس کی تھوڑی بہت مشق آپ کو کرنی چاہیے۔ جب چھوٹے بچوں میں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم اپنے والدین سے زیادہ کچھ جانتے ہیں تو ایک احساسِ برتری پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا اکثر بچے اپنی ماؤں کو اندھیرے میں رکھتے ہیں کہ ہم کام کررہے ہیں، حالانکہ وہ جو کچھ کر رہے ہوتے ہیں مائیں ان سے غافل ہوتی ہیں۔ کمپیوٹر نے اس دور کے ماں باپ کو سخت امتحان میں مبتلا کر دیا ہے۔ اکثر ماں باپ نے اس آزمایش و امتحان میں کامیاب نہ ہوسکنے کا اعلان کر کے، جیسے خود کو بری الذمہ قرار دے لیا ہے۔ احساسِ مروت کو کچلنے والے آلات کا مقابلہ خلوصِ نیت، مستحکم ارادے، سچے ایمان اور مناجات کے ذریعے ہی کیا جاسکتا ہے۔ واقعی اگر ہم یہ راز جان لیں کہ کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحرگاہی اور جب تک آنکھیں اشک بار نہ ہوں تو مناجات بھی بے اثر رہتی ہے۔

6۔نئے مشاغل

فرصت کے لمحات کو محض ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر کی نذر نہ ہونے دیں۔ بچوں کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے ان کو متبادل مصروفیات اور مشاغل دیں۔ بچوں کو ان کی عمر اور ذوق کے لحاظ سے کوئی نیا کام سکھانے کی کوشش کیجیے۔ کاغذ کے کھلونے بنانا، کاغذ پہ تصویر بنانا، رنگ بھرنا، سلائی کرنا، کسی ڈیکوریشن پیس کو صاف کرنا۔ والد لڑکوں کو ساتھ ملا کر گھر کی مرمت طلب اشیا کو ٹھیک کرسکتے ہیں کہ مل جل کر گھر کے بگڑے کام سنوارنا بھی ایک فن ہے۔ گھر میں لان یا کیاری کی جگہ ہو تو بچے کو کوئی پودا اگانے، اس کی نگہداشت کرنا سکھایئے۔ آپ کو یہ کامیابی اسی صورت میں ملے گی، جب آپ اپنی پوری توجہ، وقت اور معاونت بچے کو مہیا کریں گے۔ طویل چھٹیوں میں والدین بچوں کو مختلف ہنر سکھا سکتے ہیں، مثلاً خوش خطی، مضمون نویسی، تجوید، آرٹ کے کچھ مزید کام اور خواتین سلائی کڑھائی، کپڑوں کی مرمت، مہندی کے ڈیزائن وغیرہ سکھا سکتی ہیں۔ اپنے تجربات و مشاہدات کو آپس میں زیربحث لایا جاسکتا ہے۔ بچے ہمارا مشترکہ سرمایہ اور ہمارا مستقبل ہیں۔ بحیثیت اُمت مسلمہ ہماری ذمہ داریاں عام انسانوں سے بڑھ کر ہیں۔ ان کو ادا کرنے کے لیے اجتماعی سوچ اور عمل کی ضرورت ہے۔

7۔ اسکول کا ہوم ورک

اسکول کے ہوم ورک کی مرحلہ وار تقسیم کرکے اپنی نگرانی میں روزانہ تھوڑا تھوڑا کرکے کام کروایئے۔ ٹیوشن پڑھوانا مجبوری ہو تو بچے کے معاملات پر نظر رکھیں۔

8۔ مکمل توجہ دیں

بچوں کی ضروریات ہی پورا کرنا کافی نہیں ہے بلکہ انھیں وقت اور توجہ کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ اپنی مصروفیات میں اس کے لیے بھی وقت رکھیں۔ یہ بچوں کا حق ہے جو انھیں ملنا چاہیے۔ والدین کی شفقت سے محرومی کے نتیجے میں بچے احساسِ محرومی کا شکار ہوتے ہیں۔ یہی جذبہ منفی رُخ اختیار کرلے تو بچے غلط صحبت اختیار کرلیتے ہیں اور انتقامی جذبہ سر اُٹھا لیتا ہے۔ چھٹیوں میں سب اہلِ خانہ ایک ساتھ ناشتہ، دونوں وقت کا کھانا کھائیں تو باہمی محبت میں اضافہ ہوگا۔ بچوں اور بچیوں کو جس قدر ہوسکے اپنے قریب رکھیے۔

9۔ بچوں کے دوستوں کی دعوت

بچوں کے دوستوں کو گھر بلوایئے اور ان کی عزت کیجیے، ان کو توجہ دیجیے تاکہ وہ آپ پہ اعتماد کریں۔ بچوں کے دوستوں کے گھروالوں سے بھی تعلقات بہتر رکھیے۔ اگر آپ کے خیال میں ان کے گھر کے ماحول سے آپ مطمئن نہیں تو بچے کو برملا نہ کہیں___ حکمت و تدبر سے کام لیجیے تاکہ آپ کے اور بچے کے درمیان اعتماد کے رشتے کو ٹھیس نہ پہنچے۔

10۔ ذوقِ مطالعہ پروان چڑھایئے

بچوں میں ذوقِ مطالعہ کو پروان چڑھانا، اس کی تسکین کا سامان کرنا ایک اہم فریضہ ہے۔ اچھی کتب و رسائل پڑھنے کو فراہم کریں۔ بچوں کو کہانی سننا اچھا لگتا ہے۔ دل چسپ انداز میں کہانی سنایئے، بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کہانی پڑھیے اور پھر اس پر بات چیت ہو۔ ذوقِ مطالعہ بڑھانے میں یہ مددگار ہوسکتا ہے۔ کسی اچھی لائبریری کا تعارف کروایئے اور معیاری کتب منتخب کرکے دیں۔ اس طرح اسلامی لٹریچر اور علم کی ایک وسیع دنیا تک ان کی رسائی ہوجائے گی۔

11۔اچھائی برائی کا شعور

اچھائی اور برائی کے پہلو کو بچے کی عمر کے مطابق وضاحت کریں۔ بچوں کے ساتھ وہ پروگرام اور کارٹون دیکھے جائیں جو وہ شوق سے دیکھتے ہیں۔ ان کے اچھے اور بُرے پہلو کو بحیثیت مسلمان اُجاگر کیا جائے اور بچوں کو مسلمان ہیروز کے بارے میں بتایا جائے۔ قرونِ اولیٰ کے بچوں کی ایمانی کیفیت کی اخلاق و کردار کی کہانیاں سنائی جائیں۔ جن تعلیمی اداروں میں ہم اپنے بچوں کو تعلیم دلا رہے ہیں وہاں کے ماحول اور نصابِ تعلیم کے بُرے اثرات، آپ کو اپنی محنت و خلوص سے ہی ختم کرنے ہوں گے۔ اگر ختم نہ بھی ہوں تو آثار کم تو کرنا ہی ہیں۔ آپ محنت کی مکلف ہیں۔ دو ڈھائی ماہ بچے آپ کے لیے عذابِ جاں نہیں بلکہ بچوں کی تربیت کے پیش نظر انھیں توجہ دینا، وقت لگانا ان کا بنیادی حق اور تربیت کا ناگزیر تقاضا ہے۔ یہ آپ کا اخلاقی فریضہ ہی نہیں بلکہ آپ اس کے لیے خدا کے ہاں جواب دہ ہیں۔ آپ راعی ہیں اور اپنی رعیت کی نگہبانی آپ نہیں کریں گے تو اور کون

کرے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آپ اپنی اولاد کو اچھی تعلیم و تربیت کی صورت میں بہترین تحفہ دے سکتے ہیں۔ مشکوٰۃ

12۔ احادیث و اشعار کے مقابلے

ہفتہ میں چند احادیث بچوں کے ذہن نشین ضرور کرائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات، محبت کے مظاہر یاد کرواتے رہیں تو بہترین نتائج حاصل ہوسکتے ہیں۔ کلام اقبال کے مختلف حصے بھی یاد کرایئے۔ان کا مقابلہ کروایئے۔ یہ چیز بھی ان کی تربیت پہ بڑی خوبی سے اثرانداز ہوگی۔

13۔ قیادت کے اوصاف

آج کے بچے کل کے قائد ہیں۔ مستقبل کی قیادت کی تیاری کے پیش نظر گھر کی ذمہ داریوں کو بچوں میں تقسیم کر کے ان کی صلاحیتوں کا امتحان لیا جاسکتا ہے، مثلاً نوعمر (teen age) بچوں کے ساتھ کبھی یہ تجربہ کرکے دیکھا جائے کہ ایک دن والدین، گھر میں اپنی ذمہ داریاں، اپنی جگہ، اپنے بچوں کو سونپ کر خود 'بچے' بن جائیں۔ بچوں کو باری باری سے ایک دن کی 'بادشاہت' دے کر ان کے چھپے ہوئے جوہر کو سامنے لایا جاسکتا ہے، اور یہ ایک دل چسپ تجربہ بھی ہوگا۔ نوعمر بچوں کو 'جج' بناکر گھر میں چھوٹے موٹے خاکے، کھیل کے طور پر پیش کیے جائیں تاکہ ان کو انصاف کرنے اور فیصلہ کرنے کی تربیت دی جاسکے۔ بچوں کی لڑائی میں صُلح کروانا ،ان کی شرارتوں ،نادانیوں کی اصلاح کروانے کے لیے ان سے تعاون لیا جا سکتا ہے۔ جب نوعمر بچوں سے ذمہ دار اور قابل اعتماد شخصیت کے طور پر معاملہ کیا جاتا ہے تو ان کی خوابیدہ صلاحیتیں بیدارہوتی ہیں۔ نوعمر بچوں کو احساس دلانا کہ وہ گھر میں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے لیے 'راعی' ہیں، لہٰذا شفقت و محبت اور تحمل و برداشت سے ان کی بہتری کے لیے کوشاں رہیں۔ والدین کی نگرانی اور توجہ سے تربیت کا یہ عمل اگر آگے بڑھتا رہے تو ایک اہم پیش رفت ہوگی۔ لڑکوں کو باجماعت نماز کی عادت پختہ کروایئے۔ گھر میں فیملی کے ساتھ بھی کبھی کبھار باجماعت نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ اس طرح نوعمر لڑکوں کو امامت کے آداب سکھائے جاسکتے ہیں۔

14 ۔جمعہ منائیں

جمعہ کو ایک روزِ خاص کے طور پر منانا اہلِ خانہ کا مل کر 'سورہ کہف' کی تلاوت کرنا، باعث سعادت و برکت ہوگا۔ ہر فرد ایک رکوع کی تلاوت کرکے ثواب میں حصہ دار ہوسکتا ہے۔ جمعہ کی نماز کے لیے سب اہلِ خانہ تیار ہوکر مسجد میں جائیں تو گھر میں صبح سے جمعہ کی تیاری، نماز میں شرکت سے 'عید' کا سماں بندھ جائے گا۔ اگر اہتمام سے کسی اچھے مقرر کے خطابِ جمعہ کو سنا جائے تو جمعہ کی تربیتی اہمیت بھی اجاگر ہوگی اور دین کا فہم اور فکری غذا بھی میسر آئے گی، نیز ایک تسلسل سے ہفتہ وار تربیت کا عمل جاری رہے گا۔ گھر میں یا گھر سے باہر بچوں کے 'اسلامی نغمے' سننا اور اس میں ہم آواز ہونا، آپس میں رفاقت اور محبت کی خوشی کو دوچند کر دے گا۔ اس سے بے تکلفی کا ماحول پیدا ہوگا۔ یہ ذہنی دباؤ کو کم کرنے کا ذریعہ بنے گا۔

کبھی کبھار بچوں کے ساتھ ان کی ذہنی سطح پہ آکر کھیل میں شریک ہونا، ان کی باتوں میں دل چسپی لینا، اپنے بچوں کے ساتھ کھیل میں مقابلہ کرنا. کبھی جیت کر، کبھی بچوں سے ہارکر .دونوں کیفیات میں صحیح طرزِ عمل کی تلقین سے کھیل ہی کھیل میں بچوں کی جذباتی تربیت کے ساتھ ساتھ کئی رویوں کی رہنمائی ہوگی۔ اگر صبح یا شام کے وقت بچے باقاعدہ کھیل کے میدان میں جاکر کھیل سکیں تو یہ بہت مفید سرگرمی ہوگی۔

16 ۔ دلیل سکھائیے

نوعمر بچوں پہ اپنے خیالات کو حاوی کرنا۔اپنی پسند اور رائے کو زبردستی ٹھونسنا مناسب نہیں۔ دلیل سے بات کو منوایئے۔ یہ عمر اپنی صلاحیتوں کا اظہار چاہتی ہے۔ ان سے مشورہ لینا اور تحمل سے ان کا نقطۂ نظر سننا ان کے اعتماد کو بڑھاتا ہے۔ کبھی ان کے مشورے اور رائے کے سامنے اپنی رائے چھوڑ بھی دینی چاہیے۔ بعض اوقات بچوں کے مشورے اور رائے کہیں بہتر ہوتے ہیں۔ ان کی نگاہ وہاں جاتی ہے، جہاں بڑوں کی نگاہ نہیں جاتی۔ بچوں کے ذہن اور عمر کو مدنظر رکھ کر بھی معاملات کو جانچا جائے۔

17۔ واک

بچوں کے ساتھ صبح یا شام کو اگر کہیں ممکن ہو توکسی پارک میں، نہر کے کنارے یا ساحلِ سمندر پہ پیدل چلنے کی عادت ڈالی جائے۔ فجر کے بعد کھلی فضا میں چہل قدمی کا لطف اُٹھایئے۔ کائنات کے اس وقت کا حُسن قدرت کے قریب کرنے کا موجب ہوگا۔ بچوں کو کائنات پہ غوروفکر کی دعوت دیجیے۔

18۔ صلہ رحمی سکھائیے

حلقۂ احباب ، رشتہ داروں وغیرہ کے ساتھ مل کر پکنک پہ جانا، جہاں حقوق العباد کی اہمیت اُجاگر کرنے کا ذریعہ ہے وہاں اسلامی تہذیب کے آداب سکھانے میں بھی مفید ہے بچوں کو رشتہ داروں کے گھرلے کر جانااور دوسروں سے ہمدردی، محبت کا اظہار کرنا سکھانا، اس لیے کہ آج کے دور میں ہر کوئی اپنی دنیا میں مگن ہے۔ ایک گھر کے افراد بھی ایک گھر میں رہتے ہوئے ایک دوسرے سے دُور ہیں۔ یہ بیگانگی رشتوں کے باہم تعلق و تقدس کے لیے سمِّ قاتل ہے ۔ اگر والدین اپنے بچوں کے ساتھ چھٹیوں میں کسی تفریحی مقام پہ جا رہے ہیں یا کسی رشتہ دار کے ہاں مقیم ہیں تو بھی یہ تربیت کرنے کا بہترین موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مظاہر، رشتہ داروں کے حقوق کی اہمیت کا ساتھ ساتھ احساس دلایا جاتا رہے۔ جتنا سفر میں انسان سیکھتا اور سکھاتا ہے۔ وہ گھروں میں ممکن نہیں ہوتا۔ ہروقت کا ساتھ کچھ نئے عوامل، سفر کے تجربات، بہت کچھ نیا سیکھنے کو ہوتا ہے۔ ہر والد، والدہ، اپنے خاندان کے مزاج، ماحول، حالات کو سامنے رکھ کر چھٹیوں کو اپنے لیے یادگار بناسکتا ہے۔ مسلمان ہیں، مسلمان گھرانہ ہے تو اس کو عملی طور پہ ثابت بھی کرنا ہوگا۔ حسنِ نیت اور خلوص سے بھرپور کوشش کرنے والوں کو ہی اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے۔

19۔ دعوتی سرگرمیوں میں حصہ دلوائیے

بچوں کی تربیت اور سکھانے کے عمل میں ماحول بہت اہمیت کا حامل ہے۔ تزکیہ و تربیت میں دعوتِ دین اور دعوتی سرگرمیاں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ ۔ اگر آپ کے ہاں درسِ قرآن، دوست احباب کو دعوت دینا، لٹریچر تقسیم کرنا، خدمتِ خلق کے تحت مستحق افراد کی مدد کرنا اور امدادی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا معمول ہو تو یہ عمل بغیر کسی نصیحت اور تلقین کے بچوں کو خود بخود سیکھنے کا ذریعہ بن جائے گا۔ اس طرح اُمت کے فرضِ منصبی، نبی کریمؐ کے مشن اور فریضہ اقامت دین کو فطری انداز میں بخوبی آگے ادا کیا جاسکتا ہے، اور بچوں کو تحریک سے وابستہ کیا جاسکتا ہے۔

20۔ وطن سے محبت

بچوں کو پاکستان کے حالات سے آگاہ کرنا، پاکستان کی تاریخ سے آگاہ کرنا، اور وطن اور اُمت سے محبت پیدا کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ اگر والدین خود پاکستان کے بارے میں منفی گفتگو کریں گے تو وہ بچوں کو وطن کی محبت کیسے سکھائیں گے۔ وہ پاکستانی بچے جو اُردو نہ بولنے اور نہ پڑھنے پہ فخر محسوس کرتے ہیں، ان کے والدین کو احساس کرنا چاہیے کہ یہ بچے پاکستانی ہوکر بھی پاکستانی نہ ہوں گے تو پھر ان کی شناخت کیا ہوگی؟!اگر اپنے وطن سے پیار ہی نہ ہوگا تو وہ اس کے لیے کیا عملی خدمات انجام دے سکیں گے، لہٰذا چھٹیوں میں ان والدین کو چاہیے کہ خاص طور پر اپنے بچوں کو پاکستان

کے بارے میں ان کی ذمہ داریوں سے ان کو آگاہ کریں۔ اگر ممکن ہو تو اپنے وطن کی سیاحت اور عزیز و اقربا سے ملاقات کا پروگرام بھی بنایئے۔ اس سے جہاں وطن کی قدر پیدا ہوگی وہاں بہت سے چاہنے والوں کی پُرخلوص محبتیں بھی ملیں گی جو قربت کا باعث ہوں گی۔ گھر میں پاکستان کا تفصیلی نقشہ لٹکا کر رکھیں تاکہ بچوں کے ذہن میں ملک کا حدود اربعہ نقش ہوجائے، اور مقامات کی پہچان ہوجائے۔ پاکستانی اور سب سے پہلے مسلمان ہونے کا احساس، والدین اور خصوصاً والدہ کا طرزِ عمل، خود ہی بچوں میں اُجاگر کردے گا۔ بچوں میں اتنی ایمانی جرأت پیدا کیجیے کہ وہ مسلمان ہونے اور پاکستانی ہونے پہ فخر کرسکیں۔ اندرونی و بیرونی دشمنوں سے آگاہی دیجیے۔ اگر آج ہم نے پاکستان کے مفاد کے خلاف کچھ کیا ہے، یا اپنے غیرایمانی طرزِ عمل سے بچوں کو غلط تاثر دیا ہے تو اس غلطی کی اصلاح کیجیے۔ غلطی کرنا اتنا بڑا عیب نہیں جتنا بڑا عیب غلطی کو تسلیم نہ کرنا ہے۔ تسلیم کریں گے تو اصلاح ہوگی۔ اپنی اصلاح ہوگی تو بچوں سے کچھ کہنے کے لیے اپنے اندر اعتماد پائیں گے۔

آج ہی عزم کیجیے_ پروگرام مرتب کیجیے_چھٹیوں کے ہر دن کو ایسا بنانا ہے کہ وہ 'گزرے کل سے بہتر ہو'۔ اِک نئے جذبے سے بچوں کے ساتھ دوستی، محبت کا رشتہ استوار کیجیے۔ اپنے لیے، اُمت مسلمہ کے لیے، اللہ کی رضا کے لیے، اپنی آخرت سنوارنے کے لیے۔ ضروری نہیں کہ وہ سب منصوبے جو آپ بنائیں وہ پورے ہوں۔ حالات و واقعات ان میں ردّ و بدل کروائیں گے لیکن آپ نے اس ردّ و بدل میں بھی اپنا اصلی ٹارگٹ نہیں بھولنا۔ بچے آپ کا قیمتی خزانہ ہیں

نبی کریمؐ کو وہ عمل زیادہ محبوب ہے جو ثابت قدمی سے مسلسل کیا جائے۔ لہٰذا فرصت کے لمحات اور چھٹیوں کے لیے جو نظام الاوقات اور تربیتی امور طے کرلیں، انھیں باقاعدگی سے انجام دیں، اور چھٹیوں کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رکھیں، تب ہی مؤثر اور نتیجہ خیز تربیت ہوسکے گی

آخرت میں وہ مسلمان والدین ہی اس 'اجرِعظیم' کے مستحق ہوں گے جنھوں نے اولاد جیسی نعمت کو ضائع نہیں کردیا ہوگا بلکہ پوری ہوش مندی اور شعور سے 'داعی' کی ذمہ داریاں نبھائی ہوں گی۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (الانفال 8:28) o

اور جان رکھو کہ تمھارے مال اور تمھاری اولاد حقیقت میں سامانِ آزمائش ہیں اور اللہ کے پاس اجر دینے کے لیے بہت کچھ ہے"۔

آیئے دعا کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمارے شریکِ زندگی اور ہماری اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے اور ہمیں وہ تقویٰ عطا کردے کہ ہم نیک لوگوں کے امام بن جائیں اور ہماری نسلیں ہمارے لیے صدقۂ جاریہ ہوں۔

ڈاکٹر بشریٰ تسنیم ۔
سعودی عرب

شہید استاد

استاد نصر اللہ خان شجیع کی شہادت کے دن ان کی محبت بھری یاد میں ہم ان کی عظیم قربانی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں ان کی غیر متزلزل لگن اور بے لوث خدمت ہمیشہ ہمارے دلوں میں نقش رہے گی۔

نصراللہ شجیع نہ صرف ایک ماہر تعلیم تھے بلکہ وہ ان تمام لوگوں کے لیے روشنی کا مینار تھے جنھیں آپ کو جاننے کا شرف حاصل تھا۔ پڑھانے کا ان کا جذبہ اور اپنے طلباء کے لیے حقیقی فکر کلاس روم کی حدود سے باہر تک پھیلی ہوئی تھی۔ آپ نے ایک استاد کی بہترین خصوصیات کو مجسم کیا۔ رہنمائی اور غیر مشروط دیکھ بھال کا عملی نمونہ تھے۔

دو جون 2014 کو نصراللہ شجیع نے غیر معمولی جرات اور بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ایک طالب علم کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جان دے دی، آپ اپنے طلبا کے ایک گروپ کو اسٹڈی ٹور پر لے گئے تھے جو ایک سالانہ روایت تھی جہاں دریا کنہار کے کنارے کسی منظر کی تصویر کشی کرتے ہوئے اسی اسٹڈی ٹور گروپ میں شامل طالب علم، حافظ عاصم پاوں پھسلنے سے دریا میں جا گرے شہید نصراللہ شجیع نے ایک لمحہ بھی نا سوچا اور اس کی جان بچانے کے لیے دریا کنہار کی تیز اور بے رحم موجوں میں چھلانگ لگادی اور جام شہادت نوش کرگئے آپ کی یہ قربانی لوگوں کی فلاح و بہبود اور ان کی حفاظت کے لیے آپ کی غیر متزلزل وابستگی کی گہری یاد دہانی کا کام کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ آپ کی بہادری یقیناً کردار اور تعلیم سے آئی تبدیلی کی طاقت پر اٹل یقین کا ثبوت ہے۔

نصراللہ شجیع کی میراث نہ صرف ان کے طلباء کے دلوں میں زندہ ہے بلکہ ان گنت زندگیوں میں بھی زندہ ہے جنھیں اپنے پورے تدریسی کیریئر میں آپ کی رفاقت میسر رہی ۔آپ نے علم کی محبت، سیکھنے کی پیاس اور شاگردوں کے اندر پوشیدہ صلاحیتوں کو پروان چڑھا کر ان پر اٹل یقین اور اعتماد کو فروغ دیا ۔ آپ کی تعلیمات نے کلاس روم سے ماورا ذہنوں کی پرورش اور کرداروں کی تشکیل کی۔ آپ نہ صرف ایک استاد تھے بلکہ ایک رہنما بھی تھے، جو ہمارے روشن مستقبل کی طرف رہنمائی کرتے تھے۔

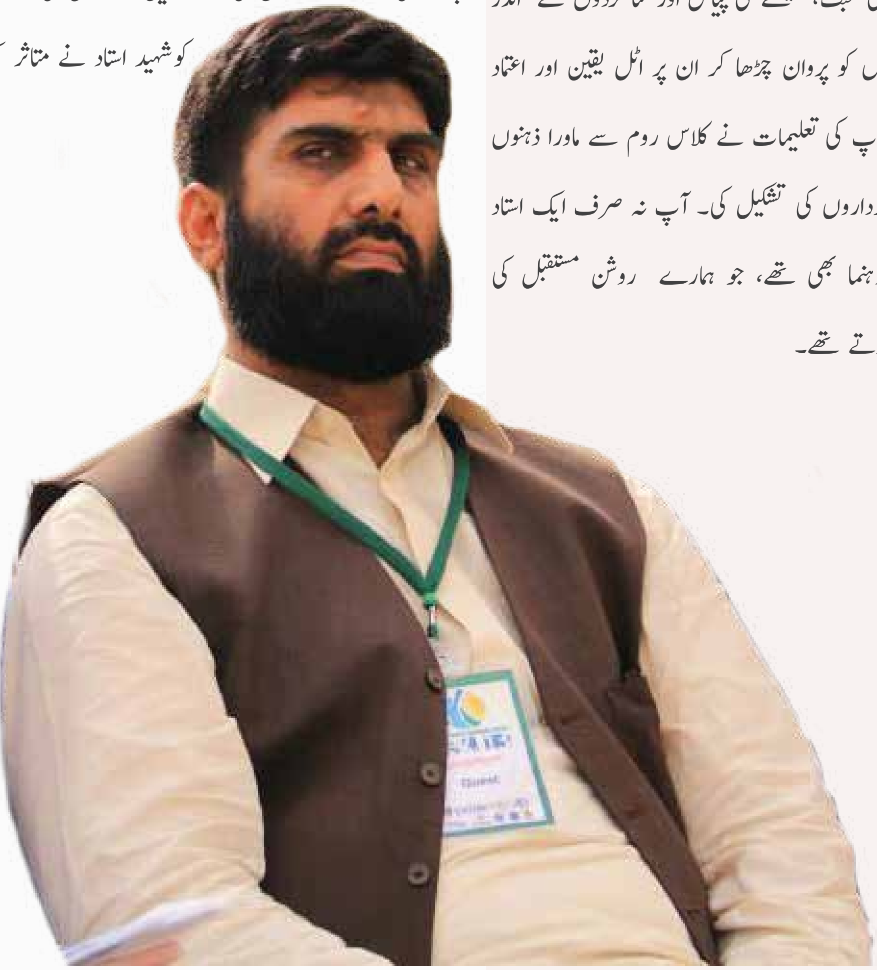

وہ یہ جان کر تسلی رکھیں کہ ان کی قربانی ہمیشہ یاد رکھی جائے گی اور وہ لوگ ان کی قدر کریں گے جن کی زندگیوں کو شہید استاد نے متاثر کیا۔

آئیے آج شہید نصراللہ شجیع کو تعلیم سے ان کی غیر متزلزل وابستگی، ان کے انمول جذبے اور اپنے طلباء کے لیے ان کی بے مثال لگن کو یاد کریں۔ کیا ہم شہید استاد کی یاد کا احترام کرتے ہوئے ان کی وراثت کو آگے بڑھا پائے ، آپ کے دیے گئے علم کی قدر کر پائے اور ان اقدار کو مجسم کر سکے جن کی آپ روشن مثال بنے ، ان کو اپنی زندگیوں کا مشن بنا سکے ۔ یہ جائزہ شہید استاد کے ہر دوست اور شاگرد کے لیے ہے۔

حکومت پاکستان نے نصراللہ شجیع کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کو بعد از شہادت تمغہ شجاعت سے نوازا، آئیے ہم ان کے اہل خانہ سے بھی گہری تعزیت کا اظہار کریں کہ جنھوں نے اپنے اطاعت گزار بیٹے،وفاشعار شوہر اور شفیق باپ کو کھو یا۔

ہم اپنی آنے والی نسلوں کو بھی بتائیں ایک استاد ایک مربی جو بلاشبہ، نہ صرف ایک غیر معمولی طالب علم رہنما، استاد اور اسکول کے پرنسپل تھے بلکہ ایک مخلص سماجی اور سیاسی کارکن بھی تھے،آپ صوبائی اسمبلی کے رکن بھی رہے، آپ نے معاشرے میں ایک رہنما کے طور پر جو کردار ادا کیا وہ آج بھی کراچی شہر میں ایک بہترین دور کے طور پر یاد رکھا جاتا ہے ۔ معاشرے کے مختلف پہلوؤں میں آپ کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور ان کی قدر کی جائے گی۔

اللہ آپ کی روح کو تسکین بخشے اور اللہ کی جنت میں آپ کو اپنے محبوب ساتھیوں کا ساتھ نصیب ہو ۔ آمین

شاکر اللہ شیرزادہ
ڈپٹی ڈائریکٹر IT ڈپارٹمنٹ

کیریئر کاؤنسلنگ: تعلیمی انتظامیہ Educational Management

حصہ چہارم

گزشتہ تین ماہ سے ہم تعلیم و تربیت کے شعبہ پر بات کر رہے ہیں۔ پہلے ہم نے تعلیم و تربیت کی اہمیت و ضرورت کو سمجھا ، اس کے بعد ہم گزشتہ دو شماروں میں اس شعبے کی بنیادی تقسیم

تدریس

نصاب سازی

تعلیمی انتظامیہ

میں سے "تدریس" اور "نصاب سازی" پر بات کرچکے ہیں اور آج شعبہ کی آخری بنیادی تقسیم "تعلیمی انتظامیہ" پر بات کریں گے۔

تعلیمی انتظامیہ Educational Management

تعلیمی ا نتظامیہ سے مراد تعلیمی دنیا میں کسی بھی سطح کی انتظامیہ ہے۔ اس میں ہائر ایجوکیشن مینجمنٹ، اسکول مینیجمنٹ اور دیگر صوبائی و وفاقی ادارے۔ لیکن ہم اس تحریر میں اسکول مینیجمنٹ کی بات کریں گے۔

اسکول انتظامیہ School Management

اسکول نتظامیہ طلبہ و طالبات، والدین یا سرپرستوں اور معاون عملے کی مدد سے ایسا سازگار ماحول پیدا کرنے کا نام ہے۔ جس میں طلبہ و طالبات کی ہمہ جہت شخصیت سازی کا عمل تیز تر ہو سکے۔ پرنسپل کی حیثیت اسکول میں وہی ہے جو جسم میں دماغ کی ہے۔ پرنسپل اسکول کی سالانہ منصوبہ بندی ، اس پر عمل درآمد، نگرانی و جائزہ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ دورانِ منصوبہ بندی وہ سال بھر کے کام کا اجمالی خاکہ بناتا ہے، منصوبہ بندی پر عمل درآمد میں وہ تمام تدریسی معاونت اور ضروری اسٹیشنری کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔ دورانِ نگرانی وہ پابندی وقت ، تدریسی و تربیتی عمل، نظم و ضبط ، مالی امور و درست ریکارڈ رکھنے اور ہم نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں کو دیکھتا ہے اور تعلیمی سال کے آخر میں طلبہ و طالبات، اساتذہ اور معاون عملے کی کارکردگی کا جائزہ لیتا

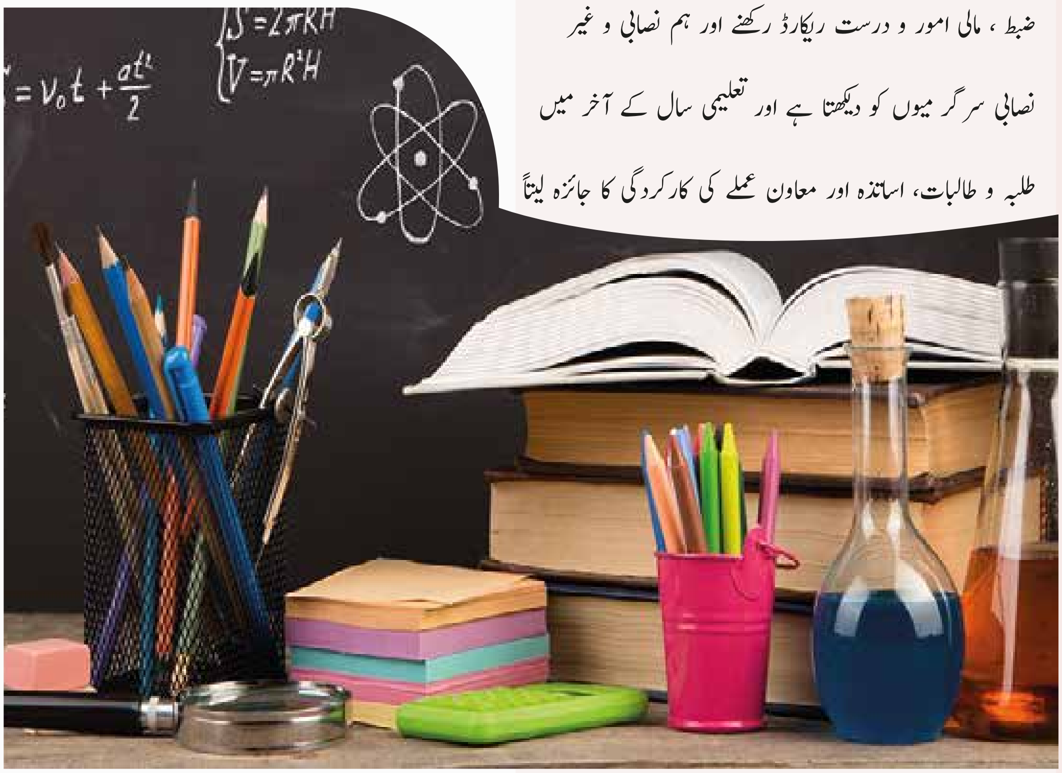

ہے۔ پرنسپل کا ایک اہم کام والدین اور سرپرستوں سے صحت مندانہ رابطہ رکھنا بھی ہے۔ بڑے تعلیمی اداروں میں پرنسپل کی مدد کے لیے وائس پرنسپل بھی ہوتے ہیں اور طے شدہ پالیسی کے مطابق پرنسپل کے فرائض میں سے ہی چند فرائض ادا کرتے ہیں۔ اسکول مینیجمنٹ کی تعلیم عموماً بی-ایڈ اور ایم -ایڈ کا حصہ ہے۔ اس کے علاوہ یہ تعلیمی ادارے وقتاً فوقتاً کئی تربیتی اور ریفریشر کورس بھی کرواتے رہتے ہیں۔ تعلیم سے وابستہ یہ ادارے سرٹیفیکیٹ اور ڈپلومہ کورس کا اجراء کرتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایجوکیشنل پلاننگ/ لیڈر شپ اینڈ مینجمنٹ میں اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔ حکومتی سطح پر کیے گئے اقدامات اور بڑھتے ہوئے نجی شعبے کی وجہ سے تعلیمی شعبے بشمول اسکول مینیجمنٹ میں افرادِ کار کی طلب بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ البتہ اس شعبے کو وہی افراد اختیار کریں جو ملک و قوم کے لیے کچھ کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں۔ اچھے کردار و احساسِ ذمہ داری کے مالک ہوں، انہی افراد کی اصل صلاحیتوں اور مہارتوں کی پہچان ہو، معاملہ فہمی و قوتِ فیصلہ کے حامل ہوں ، انسانی تعلقات بنانے اور برقرار رکھنے کے ماہر ہوں اور اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کے حامل ہوں۔ ایسے باصلاحیت طلبہ و طالبات کو اس شعبے کا انتخاب کرنا چاہیے جو اپنے اندر ایسی قابلیت پاتے ہوں ۔

مزمل شاہ
مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

سلسلہ: ہم سے پوچھیے

سوال

السلام علیکم۔ میری بیٹی 15 سال کی ہے۔ پہلے عام بچوں کی طرح پراعتماد تھی مگر ایک، دو سال سے دیکھ رہی ہوں کہ وہ اتنی پر اعتماد نہیں رہی۔ میں نے کہیں پڑھا تھا ٹین ایجرز میں کبھی کبھا ر ایسا فیز آتا ہے پھر وہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ برائے مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ میں اس وقت میں اسے کیسے سپورٹ کر سکتی ہوں۔

جواب

ٹین ایج عمر کا ایسا حصہ ہوتا ہے جب انسان مختلف قسم کی کیفیات اور جذبات سے گزر رہا ہوتا ہے اور شخصیت میں تبدیلی آرہی ہوتی ہے۔ ایسے میں اکثر وہ ایسے دور سے گزرتے ہیں جب کچھ ذہنی الجھنوں کا شکار رہتے ہیں۔جسمانی، ذہنی اور جذباتی سطح پر بہت کچھ بدل رہا ہوتا ہے جس کو وہ خود بھی نہیں سمجھ پا رہے ہوتے۔ اس اہم وقت میں ان کے کسی بڑے کے ساتھ مضبوط تعلق کا ہونا بے حد اہم ہے، جن سے وہ اپنے احساسات اور جذبات شیئر کر سکیں اور وہ درست سمت میں ان کے رہ نمائی بھی کریں ۔ اکثر والدین سمجھتے ہیں کہ اب بچے بڑے ہو گئے ہیں اور ان کو اب ان کی ضرورت نہیں ہے جبکہ اس دور میں بچے شاید اظہار نا کر پا رہے ہوں لیکن والدین کی توجہ کی ضرورت اب بھی انہیں بھر پور طور پر ہو تی ہے۔ان ہی عوامل کی وجہ سے ان میں اکثر خود اعتمادی کی کمی ہوجاتی ہے اور اسی وجہ سے اکثر ان میں یہ گمان پایا جاتا ہے کہ وہ کسی کام کو اگر کریں گے تو اس میں کامیاب نہیں ہوں گے یا یہ کہ دوسرے لوگ ان کے بارے میں کیا سوچیں گے۔ وہ بہت جلدی ہار بھی مان جاتے ہیں اور مشکل وقت میں گھبرا بھی جلدی جاتے ہیں۔

بچوں کے اند خود اعتمادی پیدا کرنے کے لیے والدین کے کردار کے حوالے سے چند تجاویز۔

بچوں کے اعتماد کو بحال کرنے لیے سب پہلے ان کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔ انہیں یہ یقین دلائیں کہ آپ ان کے ساتھ ہیں۔

پڑھائی یا کسی بھی چیز کا بے جا دباؤ بھی ان کی شخصیت میں پر منفی اثرات ڈالتا ہے اور ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔

اس بات کا بھی خیال کرنا ضروری ہے کہ بچے کسی قسم کی bullying یا teasing کا شکارنہ ہو رہے ہوں۔ اپنی شخصیت، کسی عمل یا ظاہری صورت پر تبصرہ بھی خود اعتمادی کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔ خیال رہے کہ نہ والدین اور نہ بہن بھائیوں کی طرف سے کوئی ایسی بات ہو اور نہ دوستوں اور خاندان میں کوئی اس قسم کی باتیں کرے۔

اگر وہ ایسے کسی واقعہ کا ذکر کریں تو تحمل سے ان کی بات اور جذبات کو سنا جائے اور بروقت اس سے نمٹنے کی کوشش کی جائے۔

کسی بھی معاملے میں بچوں کا موازنہ دوسرے بچوں سے نہ کریں۔ ایسا کرنے سے وہ خود کو دوسروں سے کم تر اور دوسروں کو خود سے بہتر سمجھنے لگتے ہیں۔

مختلف کاموں پر اور خصوصاکسی نئے کام کو انجام میں ان کی حوصلہ افزائی کریں، انہیں سراہیں اور مزید بہتری کے لیے اچھے مشورے دیں۔

کسی غلط کام کے نتیجے میں انہیں ڈانٹنے اور غصہ کرنے کے بجائے پیار سےاور دلیل سے انہیں سمجھائیں ۔

بچوں کے ساتھ مختلف سرگرمیاں میں حصہ لیں، کوئی گیمز یا کتب بینی وغیرہ۔

بچوں کو غلطیاں کرنے اور ان سے سیکھنے کا موقع دیں ۔

خود اعتمادی ایسی صلاحیت ہے جو انسان کی کامیابی میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اور اس کے ہونے میں والدین کی دی ہوئی تربیت انتہائی اہم ہوتی ہے۔ بچپن سے ہی اگر ان پہلوؤں پر خصوصی توجہ دی جائے تو ان شاءاللہ بچوں میں اعتماد کی کمی نہیں ہو گی۔

آمنہ کامران
مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لارہے ہیں آپ کے لیے...

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تربیہ ای میگزین میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔

آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈرس پر بھیجیے۔۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge Related to career opportunities, different professions and degrees,

Any word of advice for your juniors

Your achievement , Success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

Department of Mentoring & Counselling
Usman Public School System

E-mail your write-ups at mcd@usman.edu.pk